٢٥ ربیع الاوّل ١٤٤٧ھ / 19 ستمبر 2025ء

خصائص مصطفیٰ کریم

صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وبارک وسلّم

(چوتھا حصہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان (مرکزی دفتر) جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور



گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QRcode سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com











بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَہَجَّدۡ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔[بنی اسرائیل 79:17]

دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، یہاں خیر و شر کے راستے کھلے ہیں، جو چاہے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیار سے ایمان و بھلائی کا راستہ چُن لے اور جو چاہے کفر و بُرائی کی راہ پر چل نکلے۔ اگرچہ آخرت میں سب سے پوچھ گچھ ہو گی اور بھلائی والوں کو انعام سے نوازا جائے گا، جب کہ بُرائی والوں کو سزا بھگتنا ہو گی... مگر دُنیا میں دونوں طرح کی راہیں کھلی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اُس کی قدرتِ کاملہ کے دلائل روشن ہیں۔ قرآن و سنّت میں بھی واضح بیان ہے اور عقلِ سلیم بھی گواہی دیتی ہے... اِس کے باوجود دُنیا میں اربوں لوگ ایسے ہیں جو اللہ کریم کو نہیں مانتے؛ کیونکہ آزمائش کے لیے یہاں چھوٹ ہے، تاہم روزِ حشر ہر ایک ربِّ کریم کی توحید کی گواہی بھی دے گا اور قدرت کا اقرار بھی کرے گا، مگر اُس وقت کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا۔

سیدِ عالَم ﷺ کی رِسالت و سیادت، فضائل و کمالات اور خصائص و مَناقِب کے دلائل بھی واضح ہیں۔ لاتعداد نصوص، بے شمار معجزات اور عقل و دانش کے براہین آپ کی نبوّت و صداقت اور عظمت و محبوبیت پر شاہد ہیں... پھر بھی دُنیا میں بے شمار بدنصیب آپ ﷺ کو نہیں مانتے؛ اِسی وجہ سے کہ یہاں امتحان کی خاطر مہلت دی گئی ہے، لیکن حشر میں اپنے اور بیگانے سبھی آپ کی شان و عظمت کو دل و جان سے تسلیم کریں گے، مگر اُس دن کا ماننا نہیں مانا جائے گا۔ سفیرِ عشق و محبّت، پیکرِ علم و حکمت، اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ نے کہا:

آج لے اُن کی پناہ! آج مدد مانگ اُن سے!　　　پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

سرورِ کونین ﷺ کا مقام دُنیا میں بھی ساری مخلوق سے اُونچا ہے، مگر یہاں منکرین بے شمار ہیں... اور محشر میں بھی آپ کا رُتبہ ساری کائنات سے بلند ہو گا، لیکن وہاں انکار کرنے والا کوئی نہیں ہو گا، بلکہ ہر ایک کی زبان سے بے اختیار "واہ! واہ" ہی نکلے گا۔

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزّت رسول اللہ کی

گزشتہ تین خطباتِ جمعہ میں نبیِ کریم ﷺ کے نو خصائص کا تذکرہ ہوا، یعنی وہ اوصاف جو ربِّ کریم نے اوّلین و آخرین میں کسی اور کو نہیں دیے، صرف اور صرف رسولِ مکرّم ﷺ کو عطا فرمائے ہیں۔ اِن میں سے کچھ خصائص وہ ہیں جن کا ظہور سرکارِ دوعالَم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ سے بھی پہلے ہو چکا تھا، جب کہ کچھ ایسے ہیں جو آپ کی ظاہری حیاتِ طیّبہ میں ظاہر ہوئے۔

ربِّ کریم نے حضورِ اقدس ﷺ سے بے شمار ایسی خصوصیات کا بھی وعدہ فرمایا ہے جن کا مشاہدہ قیامت کے دن یا اُس کے بعد ہو گا۔ چنانچہ آج کے خطبہ میں چند اُخروی خصائصِ نبویہ کے تذکرہ سے ایمان کو تازہ کیا جائے گا، اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

خاصۂ مصطفیٰ ﷺ... ہر اِعزاز میں تقدیم

"پہلے آیئے... پہلے پایئے!" کا اُصول دُنیا بھر میں لاگو ہوتا ہے اور اِس کے مطابق اگر کسی کو پہلے آنے پر پہلے ملتا ہے تو کوئی حیرانی والی بات نہیں... لیکن اگر کوئی سب سے آخر میں آئے اور سب سے پہلے پائے تو حیرت و تعجّب سے نظریں اُٹھیں گی کہ اِس میں کون سی خصوصیت ہے، کہ بعد میں آنے کے باوجود پہلے لے رہا ہے!

اگرچہ جانِ کائنات ﷺ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا، مگر دُنیا میں آپ کی جلوہ گری تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ہے... یہ سب سے آخر میں تشریف لانے والے کی انفرادی شان ہے کہ روزِ قیامت آپ ﷺ کو ہر اِعزاز میں سب سے مقدّم رکھا جائے گا:

قَبْر سے باہَر آنا: حشر کا آغاز قبروں سے نکلنے کے ساتھ ہوگا اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہی اپنے روضۂ اطہر سے باہَر تشریف لائیں گے۔ سیدنا ابو سعید سَعد خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محشر کے دُولہا ﷺ نے فرمایا: وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا فَخْرَ۔[1] یعنی "(روزِ حشر مجھے یہ اعزاز بھی عطا ہوگا کہ) سب سے پہلے مَیں ہی زمین سے باہَر آؤں گا اور مَیں نے یہ بات بطور فخر بیان نہیں کی (بلکہ احسانِ ربّانی کا شکر ادا کرنے اور اُمّت کو آگاہ کرنے کے لیے ذکر کی ہے)۔" (سننِ ابن ماجہ: 4308، حدیث صحیح)

احادیثِ کریمہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ اپنی قبرِ اطہر سے اِس شان کے ساتھ باہَر تشریف لائیں گے کہ دائیں دستِ اقدس میں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور بائیں دستِ مبارک میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا، پھر مکہ معظّمہ اور مدینہ طیّبہ کے قبرستانوں میں جتنے مسلمان دفن ہیں، سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدانِ حشر کی طرف تشریف لے جائیں گے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3669، 3692)

مَحْشَر میں قیادت: جب اوّلین و آخرین حشر کے میدان میں جمع ہوں گے تو سب سے آگے وہی ذات ہوگی جو دُنیا کے اندر سب سے آخر میں تشریف لائی تھی۔ سیدنا جُبیَر بن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ۔ "مَیں ہی حاشر ہوں، تمام لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 4896)

حساب و کتاب: قیامت کا ایک اہم مرحلہ حساب و کتاب کا ہوگا، لوگ حساب شروع ہونے کا انتظار کر کر کے تھک جائیں گے اور سخت پریشان ہوں گے، حتّٰی کہ آدھا دن یوں ہی گزر جائے گا، بالآخر جب شفاعتِ کُبریٰ کے ساتھ حساب و کتاب شروع ہوگا تو رسول اللہ ﷺ کے اِعزاز کے لیے سب سے پہلے آپ کی اُمّت سے حساب لیا جائے گا۔[2]

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شفیعِ محشر ﷺ سے روایت کیا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق میں فیصلہ فرمانا چاہے گا تو ایک

---

[1] أَيْ: لَا أَقُوْلُهُ افْتِخَارًا وَتَبَجُّحًا، بَلْ شُكْرًا وَتَحَدُّثًا بِالنِّعْمَةِ وَإِعْلَامًا لِلْأُمَّةِ۔ (فیض القدیر للمناوی، تحت الحدیث: 2693)

[2] عن حذیفۃ مرفوعًا: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔ (صحیح المسلم: 856)

مُنادِی پکارے گا: أَيْنَ أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ؟ سیدنا احمد ﷺ اور اُن کی اُمّت کہاں ہیں؟ فرمایا: "ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی اوّل ہیں... ظہور میں سب اُمّتوں کے بعد ہیں اور حساب میں سب سے پہلے ہیں۔" مزید فرمایا: فَتُفْرِجُ لَنَا الْأُمَمُ عَنْ طَرِيقِنَا، فَنَمْضِي غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الطُّهُورِ۔ یعنی "اعلان ہوتے ہی تمام اُمتیں ہمارے لیے راستہ بنائیں گی اور ہم اِس شان سے گزریں گے کہ وُضو کی برکت سے چہرے بھی چمک رہے ہوں گے اور دیگر اعضائے وُضو بھی روشن ہوں گے۔" فرمایا: "(یہ منظر دیکھ کر) تمام اُمتیں کہیں گی: كَادَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُونَ أَنْبِيَاءَ كُلُّهَا۔ (چہروں اور اعضا کی چمک ایسی شان دار ہے کہ) قریب تھا یہ ساری اُمّت ہی انبیا ہو جاتی۔"

(مسند احمد، حدیث: 2546، 2692۔ مسندِ ابو داؤد طیالسی، حدیث: 2834۔ دلائل النبوۃ للبیہقی: 5/482۔ حسن لغیرہ)

پُل صراط کا عُبُور: حساب کے بعد اگلا مرحلہ جنت میں جانے کے لیے جہنم کے اُوپر بنے پُل صراط کو عُبور کرنا ہو گا، نبیِ رحمت ﷺ کی اِس طرح بھی عزت افزائی ہو گی کہ سب سے پہلے آپ اپنی اُمّت کو پُل صراط عبور کروائیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانِ رحمت ﷺ سے روایت کیا: فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ۔[1] مفہوم یہ کہ "پُل صراط کے پاس کھڑے ہو کر اپنی نگرانی میں سب سے پہلے مَیں اپنی اُمّت کو گزاروں گا۔" (صحیح بخاری، حدیث: 806)

جنت میں داخلہ: آخرت کا آخری مرحلہ جنت میں داخلہ کا ہے اور اِس میں بھی رسول اللہ ﷺ کو سب سے مقدّم رکھا جائے گا۔ جنت میں سب سے پہلے امام الانبیا ﷺ داخل ہوں گے اور آپ کے صدقے آپ کی اُمّت تمام اُمّتوں سے پہلے داخل ہو گی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ جہاں ﷺ نے فرمایا: مَیں جنت کے دروازے پر جا کر اُسے کھلواؤں گا تو خازنِ جنت (دربان) پوچھے گا: مَنْ أَنْتَ؟ آپ کون ہیں؟ مَیں کہوں گا: مُحَمَّدٌ۔ چنانچہ دربان کہے گا: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ۔ (صحیح مسلم، حدیث: 197) وَفِي رِوَايَةٍ: وَلَا أَقُومُ لِأَحَدٍ بَعْدَكَ۔ (صفۃ الجنۃ للاصفہانی، حدیث: 83) یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی خاطر ہی حکم دیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں اور مَیں حضور کے بعد کسی کے لیے قیام نہیں کروں گا۔

محدثین نے لکھا: خازنِ جنت کا یہ اعزاز ہے کہ تمام جنّتی فرشتے اُن کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، ربِّ کریم نے اپنے حبیب ﷺ کی عزت افزائی کے لیے خازنِ جنت کو حکم دے رکھا ہے کہ کھڑے ہو کر اُن کا انتظار کرنا! پھر جب وہ تشریف لائیں تو سب کے سامنے اُن کا نام پوچھ کر دروازہ کھولنا؛ تاکہ سب کو پتا چلے وہی شہریارِ اِرَم (سلطانِ جنّت) ہیں۔ (ملخّص از فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، زیر حدیث: 2)

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم   نَو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

---

[1] قال الشيخ: وَيَجُوزُ أَنْ تَجْعَلَ الْبَاءَ لِلتَّعْدِيَةِ بِمَعْنٰى: يُجِيزُ أُمَّتَهُ وَاقِفًا عَلَيْهِ حَاضِرًا عِنْدَهُ۔ (لمعات التنقيح، تحت الحديث: 5581)
وَيُؤَيِّدُ هٰذَا مَا رَوٰى أَنَسٌ مَرْفُوعًا: إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ الصِّرَاطَ... (مسند الإمام احمد، الحديث: 12824، حديث صحيح)

خاصۂ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم... اوّلین و آخرین کی سرداری

دُنیا دار الاسباب ہے، یہاں اسباب، یعنی دولت وطاقت کی بنیاد پر ایسے لوگ بھی وڈیرے بن بیٹھتے ہیں جن میں اہلیت و قابلیت نہیں ہوتی... جب کہ آخرت کا نظام دُنیا سے یکسر مختلف ہے، وہاں کے تمام اُمور اسباب سے بالاتر ہیں، آخرت میں فقط باری تعالیٰ کا حکم ہو گا، اسباب وغیرہ کچھ نہیں ہوں گے۔ وہاں زور آزمائی کے ذریعے عزت حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں، آخرت میں عزت وسیادت فقط اُسی کی ہو گی جسے ربِّ ذوالجلال عزت عطا فرمائے گا۔

ماہِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن جب اوّلین وآخرین جمع ہو کر باری تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے، تب حکمِ الٰہی سے عزّت وکرامت اور سروری وسرداری کا تاج خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سرِ انور پر سجایا جائے گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہریارِ اِرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کیا: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی "باری تعالیٰ روزِ قیامت (بھی) مجھے ہی تمام انسانوں کی سرداری عطا فرمائے گا۔" (صحیح مسلم، حدیث:2278)

حدیثِ پاک سے متعلق دو باتیں بہت اہم ہیں:

1) سردار وہ ہوتا ہے جو بھلائی میں پوری قوم سے بڑھ کر ہو، لوگ مشکلات میں اُس کی پناہ لیں اور وہ اُن کی مصیبتیں دُور کرے۔[1] رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بلاشبہ ہر خیر میں تمام انسانوں سے برتر ہیں اور روزِ قیامت کی مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فقط آپ ہی کام آئیں گے؛ لٰہذا قیامت میں تمام مخلوق کی سرداری کا سہرا آپ ہی کے سرِ انور پر سجتا ہے۔ سیدنا اُبیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی روایت کردہ حدیثِ نبوی کے مطابق ربِّ کریم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تین مقبول دُعائیں عطا فرمائیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دوبار یہ التجا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي۔ "اے اللہ! میری اُمّت کو بخش دے! اِلٰہی! میری اُمّت کی مغفرت فرما دے!" ارشاد فرمایا: وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام۔ یعنی "تیسری دُعا کو مَیں نے روزِ قیامت تک کے لیے مؤخّر کر دیا، اُس دن میرے جدِّ امجد ابراہیم علیہ السلام سمیت تمام مخلوق میری محتاج ہو گی۔" (صحیح مسلم، حدیث:820)

2) حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دُنیا میں بھی تمام مخلوق کے سردار ہیں اور روزِ قیامت بھی سَرور ہوں گے، حدیثِ پاک میں قیامت کا ذکر اِس لیے فرمایا کہ اُس دن آپ کی سروری کا جلوہ پورے جوبن کے ساتھ دکھایا جائے گا اور کسی کو بھی اُس سے انکار کی جرأت نہیں ہو گی۔[2]

---

[1] قَالَ الْهَرَوِيُّ: اَلسَّيِّدُ هُوَ الَّذِي يَفُوقُ قَوْمَهُ فِي الْخَيْرِ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ هُوَ الَّذِي يُفْزَعُ إِلَيْهِ فِي النَّوَائِبِ وَالشَّدَائِدِ فَيَقُومُ بِأَمْرِهِمْ وَيَتَحَمَّلُ عَنْهُمْ مَكَارِهَهُمْ وَيَدْفَعُهَا عَنْهُمْ۔ (شرح النووی علی مسلم، تحت الحدیث)

[2] وَأَمَّا قَوْلُهُ صلی اللہ علیہ وسلم "يَوْمَ الْقِيَامَةِ" مَعَ أَنَّهُ سَيِّدُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَبَبُ التَّقْيِيدِ أَنَّ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَظْهَرُ سُؤْدَدُهُ لِكُلِّ أَحَدٍ وَلَا يَبْقٰى مُنَازِعٌ وَلَا مُعَانِدٌ۔ (المرجع نفسه)

جلوۂ سیادت: قیامت کو نبی رحمت ﷺ کی سرداری کا اِظہار اِس طرح بھی ہو گا کہ آپ سب کی حاجت روائی فرمائیں گے۔ نیز آپ کی سیادت کا جلوہ دیگر کئی طرح سے بھی دکھایا جائے گا، مثلاً:

خصوصی لباس واعلیٰ مقام: سرورِ میدانِ حشر ﷺ کو سب سے اعلیٰ لباس پہنایا جائے گا، نیز عرشِ اِلٰہی کے پاس آپ کو ایسے اِعزازی مقام پر فائز کیا جائے گا جو کسی اور کو نصیب نہیں ہو گا۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسولِ کریم ﷺ سے روایت کیا: فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ۔ یعنی "روزِ قیامت مجھے عظیم الشان جنّتی جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرشِ الٰہی کی دائیں جانب قیام کروں گا، میرے علاوہ پوری مخلوق میں کوئی بھی اُس جگہ قیام نہیں کرے گا۔" (ترمذی: 3611، قال الترمذی: حسن غریب)

امامت وخطابت: قیامت کے روز عظمت وجلالِ الٰہی کے سبب سبھی خوف زدہ ہوں گے، حتّٰی کہ کسی کو ربّ تعالیٰ کے حضور عرض پیش کرنے کی ہمّت بھی نہیں ہو گی... یہ ہمارے آقا کریم ﷺ کا ہی اعزاز ہو گا کہ اُس دن آپ "امام" بن کر سب کی قیادت بھی فرمائیں گے اور "خطیبِ محشر" کے منصب پر فائز ہو کر بارگاہِ ربّ العزت میں گزارشات بھی پیش کریں گے۔

سیدنا اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالَم ﷺ نے فرمایا: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ، غَيْرَ فَخْرٍ۔ یعنی "قیامت کے دن مَیں ہی تمام انبیا کا امام ہوں گا، مَیں ہی اُن کا خطیب ہوں گا اور مَیں ہی صاحبِ شفاعت ہوں گا، یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔" (جامع ترمذی، حدیث: 3613۔ سنن ابنِ ماجہ: 4314۔ صحیح لغیرہٖ)

مقامِ محمود: روزِ قیامت خاتم النبیین ﷺ کی سرداری کا جلوہ اتنا واضح ہو گا کہ کسی کو انکار کی مجال نہیں ہو گی۔ اوّلین وآخرین، انبیاء ومرسلین، کفّار ومؤمنین... سبھی بلند شان کو دیکھ کر حضور ﷺ کی تعریفیں کریں گے۔ یہی وہ "مقامِ محمود" ہے، جس کا وعدہ کرتے ہوئے ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا: عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ "عن قریب آپ کا ربّ آپ کو اُس مقام پر فائز فرمائے گا جہاں سبھی آپ کی حمد وثنا کریں گے۔" [بنی اسرائیل 79:17]

ہمیں نوازنے کے لیے حکم ہوا کہ اذان سُن کر اُس کا جواب دو! پھر دُعا کرو! دُعائے اذان میں یہ کلمات بھی ہیں: وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔ اِلٰہی! حضور کو اُس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے! اذان کے بعد والی دُعا پر بشارت عطا ہوئی: حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی "مَیں روزِ قیامت یہ دُعا کرنے والے کی شفاعت کروں گا۔" (صحیح بخاری: 4719)

لواء الحمد: سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدِ عالَم ﷺ نے فرمایا: وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ۔ "قیامت کے دن لواءُ الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے پاس ہو گا، اِس پر کوئی فخر نہیں، اُس دن حضرت آدم سمیت تمام انبیا علیہم السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔" (جامع ترمذی، حدیث: 3615، صحیح لغیرہٖ)

خاصہ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم... شفاعتِ کُبریٰ

سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اُخروی خصائص میں سے ایک شفاعتِ کُبریٰ بھی ہے، جسے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ پاک سے بے شمار (متواتر) احادیثِ کریمہ میں بیان فرمایا ہے۔ (احادیثِ شفاعت کی ایمان افروز تلخیص دیکھیے: فتاوٰی رضویہ، ج:30، ص:218 تا 225، رضا فاؤنڈیشن)

حشر کا دن ایک ہزار سال کا ہو گا، لیکن وہ اپنی ہولناکی اور سختیوں کے سبب کافر کو پچاس ہزار سال کا محسوس گا، لوگ سخت پریشان ہوں گے، مگر اللہ تعالیٰ کی حکمت سے حساب و کتاب کا سلسلہ شروع نہیں ہو گا، آدھا دن اِسی طرح انتہائی مصیبت میں گزر جائے گا۔ بالآخر اہلِ محشر باہمی مشورے سے ایک ایک کرکے متعدد انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کے حضور حاضر ہوں گے اور التجا کریں گے: آپ اللہ کریم کے مقبول و مقرّب ہیں، ہماری سفارش کر دیجیے کہ حساب شروع ہو جائے!... لیکن اللہ تعالیٰ کے جلال و عظمت کے سبب کوئی بھی سفارش کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا، سبھی فرمائیں گے: کسی اور کے پاس جاؤ!

لوگ سب سے آخر میں رُوحُ اللہ سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کے پاس حاضر ہوں گے، وہ بھی سفارش نہیں فرمائیں گے۔ لوگ کہیں گے: پھر ہم کہاں جائیں؟ وہ فرمائیں گے:

- اِنْطَلِقُوْا إِلٰى سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ، فَإِنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اُس ہستی کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جس کے سر پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی سرداری کا تاج سجایا ہے! قیامت میں وہی سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لائے ہیں۔[1]
- اِيْتُوْا عَبْدًا فَتَحَ اللّٰهُ بِهٖ وَخَتَمَ۔ تم اُس بندۂ خدا کے پاس جاؤ جو فاتحِ بابِ نُبوّت و خاتَمِ دَورِ رسالت ہیں۔
- وَغَفَرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ۔ جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اُن کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمائے۔
- وَيَجِيْءُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ آمِنًا۔[2] جو آج محشر کے دن امان کے ساتھ، بے خوف ہو کر تشریف لائے ہیں۔

مصیبت کے مارے لوگ ہر طرف سے مایوس ہو کر مولائے کل، ختمِ رُسُل ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:

❖ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَتَحَ اللّٰهُ بِكَ وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَجِئْتَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ آمِنًا۔[3] یا نبی اللہ! آپ کی شان یہ ہے کہ ربِّ کریم نے آپ کو سب سے پہلے نبی بنا کر نبوّت کا دروازہ کھولا اور سب سے آخر میں بھیج کر تاج دارِ ختمِ نبوّت بنایا، آپ کی خاطر آپ کے پہلوں اور پچھلوں کی خطائیں معاف فرمائیں اور آج آپ ہی بے خوف تشریف لائے ہیں۔

---

[1] مسند احمد، حدیث:15

[2] وَفِي نُسْخَةٍ: وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ أُمَنَاءُ۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ، ج:6، ص:306، حدیث:31675، دار التاج)

[3] مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:31675

❖ أَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ أَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ حضور! نگاہ تو فرمایئے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں!... سرکار! ملاحظہ تو کیجیے کہ ہم کس حالت تک پہنچ گئے ہیں!

❖ اِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ! (مسلم، حدیث:194) آقا! اپنے ربِّ کریم کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے!

سرکارِ دوعالَم ﷺ فرمائیں گے: أَنَا لَهَا۔ (بخاری:7510) أَنَا صَاحِبُكُمْ۔ (معجم کبیر:6117) "مَیں ہی شفاعت کرنے کے لیے ہوں، مَیں ہی تمہارا مطلوب ہوں (جس کو پانے کے لیے تم پورے محشر میں پھرتے رہے)۔" مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے کہا:

دِکھائی جائے گی مَحْشَر میں شانِ محبوبی	کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
کہیں گے اور نبی: اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ	مِرے حضور کے لب پر أَنَا لَهَا ہو گا

چنانچہ شفیعِ محشر ﷺ کرم فرماتے ہوئے عرش کے نیچے ربِّ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اُس کی ایسی حمد و ثنا کریں گے کہ پہلے ایسی حمد کی توفیق کسی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ پھر حکم ہو گا: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔ پیارے! سر اُٹھایئے... کہیے! آپ کی بات سُنی جائے گی... مانگیے! آپ کو عطا کیا جائے گا... اور شفاعت کیجیے! آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔ (صحیح بخاری، حدیث:4712)

پھر شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، اب بابِ شفاعت کھلنے کے بعد تمام انبیا علیہم السلام اپنی اپنی اُمّتوں کی شفاعت فرمائیں گے، اولیا، شہدا، علما، حُفّاظ، حاجی حضرات، بلکہ دینی منصب والا ہر شخص اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا۔ کم عمری میں وفات پانے والے بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے، یہاں تک کہ کچھ لوگ علما کے پاس آکر عرض کریں گے: یاد کیجیے! مَیں نے آپ کو پانی پلایا تھا، کوئی کہے گا: مَیں نے آپ کو وُضو کے لیے پانی دیا تھا، چنانچہ علما اِن کی بھی شفاعت کریں گے۔ (دیکھیے: بہارِ شریعت، ج:1، ص:139 تا 141)

علما نے فرمایا: ربِّ کریم لوگوں کے دلوں میں باقی انبیائے کرام کی طرف جانے کا خیال ڈالے گا اور پہلے پہل شفیعِ محشر ﷺ کے حضور حاضر ہونے کا دھیان نہیں آئے گا۔ لاکھوں، کروڑوں افراد کو حدیثِ شفاعت معلوم ہے... وہاں صحابہ و تابعین، مفسرین و محدثین اور علماء و اولیا... سبھی موجود ہوں گے، مگر تمام کے ذہنوں سے یہ بات ایسے بُھلا دی جائے گی کہ نہ جانے کتنے عرصے تک مختلف دروازوں پر شفاعت کی بھیک مانگتے رہیں گے؛ یہ اِس لیے ہو گا کہ لوگوں کو حضور کی شانِ محبوبی دکھائے جائے، آج اُن کے علاوہ کوئی شفیع نہیں۔

یہ کیسے کھلتا کہ اُن کے سِوا شفیع نہیں　　　　عَبَث نہ اَوروں کے آگے تَپِیدَہ ہوتا تھا

خلیل و نجی، مسیح و صَفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی؟
یہ بے خبری کہ خَلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

حرفِ آخر: نبیِ کریم ﷺ کی سرداری اور اُمّت کی زاری

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ مکرّم ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اُسے بن دیکھے دل وجان سے تسلیم کرنا اور پوری طرح اُس کی حقیقت سمجھ میں نہ آئے تب بھی اُس پر کامل یقین رکھنا "ایمان بالغیب" ہے اور ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایمان بالغیب ہی معتبر ہے۔

قیامت کے دن سب کچھ نگاہوں کے سامنے ہوگا، تب ہر منکر اللہ تعالیٰ کی توحید وقدرت کو بھی تسلیم کرے گا اور رسول اللہ ﷺ کی رِسالت وسِیادت کو بھی مان لے گا، لیکن اُس وقت کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ وہ ایمان بالغیب نہیں ہوگا۔

بحمد اللہ ہمارا ایمان بالغیب ہے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمام اوّلین وآخرین کو دوبارہ زندہ کرکے میدانِ محشر میں جمع فرمائے گا... ہمیں بن دیکھے اِس بات کا بھی کامل یقین ہے کہ اُس روز اللہ وحدہٗ لاشریک کی بادشاہی ہوگی اور صرف اُسی کا حکم ہوگا... اور قیامت کا نظّارہ کیے بغیر ہی ہمارا یہ بھی پختہ عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا کریم ﷺ ہی اُس روز کے دُولہا ہوں گے، عزّت وکرامت کا تاج آپ ہی کے سرِ انور پر سجایا جائے گا اور بارگاہِ اِلٰہی سے آپ کو وہ شانیں عطا کی جائیں گی جو ہمارے تصوُّر سے بلند وبالا ہیں۔

اکابر نے روزِ قیامت کے حوالے سے یہ ذہن سازی کی ہے:

فقط اتنا سبب ہے اِنعقادِ بزمِ محشر کا   کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

سرورِ کونَینْ ﷺ کے خصائصِ کریمہ میں سے بے شمار ایسے ہیں جن کا ظہور قیامت کے دن ہوگا، آج کے خطبۂ جمعہ میں فقط تین ایسے خصائص کا ذکر کیا گیا ہے:

1) حضور پُرنور ﷺ ظہور میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے آخری ہیں، مگر روزِ قیامت آپ کو ہر اعزاز میں سب سے مقدّم رکھا جائے گا۔ آپ ہی سب سے پہلے زمین سے باہَر تشریف لائیں گے... آپ کی عزت افزائی کی خاطر سب سے پہلے آپ ہی کی اُمّت سے حساب لیا جائے گا... پُل صراط سے بھی سب سے پہلے آپ ہی اپنی نگرانی میں اپنی اُمّت کو گزاریں گے اور جنت کو بھی سب سے پہلے آپ ہی کے قدم چومنے کا موقع نصیب ہوگا۔

2) شفاعتِ کبریٰ کا منصب بھی آپ ہی کو عطا کیا جائے گا۔ اہلِ محشر ایک ایک کرکے انبیائے کرام کی بارگاہوں میں شفاعت کی بھیک مانگیں گے، مگر ربّ العزّت کے حضور فقط آپ ہی شفاعت کرکے حساب شروع کروائیں گے، بعد میں باقی حضرات کی سفارش ہوگی۔

3) روزِ حشر آپ ہی تمام مخلوق کے سردار ہوں گے... تمام مخلوق آپ کی محتاج ہوگی... آپ کو سب سے اعلیٰ لباس عطا کیا جائے گا اور عزت وتعریف کے سب سے بڑے مقام پر فائز کیا جائے گا... آپ اوّلین وآخرین کے قائد وامام ہوں گے اور خطیبِ محشر بن کر سب کی حاجتیں ربّ العزت کے حضور پیش کریں گے۔

جنت میں سرداری: لوگ میدانِ محشر میں آپ ﷺ کی عزتوں کے جلوے دیکھ کر جب جنت میں پہنچیں گے تو وہاں بھی عزت وکرامت اور سیادت وفضیلت کا سہرا ہمارے آقا کریم ﷺ کی جبینِ سعادت پر ہی سجا دکھائی دے گا۔

سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق حضور ﷺ نے ہمیں نوازنے کے لیے حکم دیا کہ اذان سُن کر اُس کا جواب دو! پھر میرے لیے وسیلہ کی دُعا کرو! فرمایا: فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔ یعنی ”جو میرے لیے مقامِ وسیلہ کی دُعا کرے اُس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی (مَیں اُس کی شفاعت کروں گا)۔“ (صحیح مسلم، حدیث:384)

صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا: یارسول اللہ، صلّی اللہ علیک وسلّم! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ۔ یعنی ”وسیلہ جنت کا وہ سب سے بلند درجہ ہے جو صرف ایک بندے کو نصیب ہوگا، مجھے یقین ہے کہ وہ درجہ پانے والا مَیں ہی ہوں گا۔“ (رواہ الترمذی عن سیدنا أبی هريرة، رقم الحدیث:3612، صحیح لغیرہ)

شفاعت کی خیرات پانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ خاموشی سے اذان سننے، اُس کا جواب دینے اور اذان کے بعد دُعا پڑھنے کی عادت ڈالیں، اُس دُعا میں وسیلہ کی التجا بھی شامل ہے۔ حدیثِ پاک کے مطابق یہ قبولیت کا وقت ہے؛ اِسی لیے اکابر نے سکھایا کہ اِس وقت یہ دُعا بھی کرلی جائے: وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اے اللہ! ہمیں قیامت کے دن رسولِ پاک ﷺ کی شفاعت عطا فرمانا!

سرکارِ دوعالَم ﷺ کی عزت ووَجاہت کا تذکرہ کرتے ہوئے اُمّتِ مسلمہ کی موجودہ صورتِ حال پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اِس وقت اجتماعی طور پر اُمّت ذلّت ورُسوائی میں مبتلا ہے، غزّہ کی تباہی کے بعد اُس پر قبضہ کے لیے اسرائیلی درندوں نے زمینی کارروائی بھی شروع کردی ہے۔ دوسری طرف قطر پر ہونے والے حملے کے ردِّ عمل میں تقریباً ساٹھ اسلامی ممالک کے سربراہان جمع ہوئے، لیکن افسوس کہ فقط ایک مذمتی قرارداد پاس ہوئی، عملی طور پر کوئی بھی قدم نہیں اُٹھایا گیا۔ آخر یہ ذلت کیوں ہے؟ اِس کا جواب بالکل واضح ہے... ربِّ کریم کے حضور اُمّتِ مسلمہ کا اعزاز فقط رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ہے، قیامت کے روز بھی فقط اِسی نسبت کی وجہ سے اُمّت کی عزت افزائی ہوگی، اگر یہ نسبت کمزور ہوئی اور اُمّت نے اِس کی قدر نہ کی تو پھر یہی صورتِ حال ہوگی۔

شرعی مسئلہ: زیور ڈالنے کے لیے خواتین کا ناک یا کان کو چھدوانا (سوراخ کروانا) اور اُن میں زیور پہننا جائز ہے، تاہم مَردوں کے لیے ایسا کرنا حرام ہے؛ کیونکہ مَرد ایسا کرے تو خواتین کے ساتھ مشابہت ہوگی اور حدیثِ نبوی کے مطابق خواتین کے ساتھ مشابہت کرنے والے مَردوں اور مَردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی خواتین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔[1] (وقار الفتاوٰی:1/269، ملخصًا)

اِسی لیے مَردوں کو کندھوں سے نیچے تک بال رکھنا اور اُنھیں ہیئر کیچر / بینڈ لگانا ناجائز ہے اور اِس طرح نماز بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

---

[1] مسند احمد، حدیث:3151۔ صحیح بخاری، حدیث:5885

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے طفیل ہم سب کی بخشش و مغفرت فرمائے! تذکرۂ خصائصِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی برکت سے محبتِ رسولِ کریم ﷺ میں اِضافہ کی خیرات عطا کرے! اور سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کر کے اُس پر عمل کی توفیق سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غـــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو سیلاب سمیت تمام زمینی و آسمانی آفات سے محفوظ فرمائے اور مشکلات کا شکار جملہ مسلمانوں کی خاص مدد فرمائے! خالقِ کریم وطنِ عزیز کے تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!